Digitized by Khilafat Library Rabwah

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نوٹ ۴۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

روزنامہ

الفضل

ربوہ

The Daily
ALFAZL
RABWAH

ایڈیٹر مسعود احمد دہلوی

قیمت فی پرچہ ۲۰ پیسے

جلد ۳۵ | ۸ شعبان ۱۴۰۱ھ ؛ ۲۱ احسان ۱۳۶۰ ہش ؛ ۲۱ جون ۱۹۸۱ء | نمبر ۱۴۰

اخبار احمدیہ

۔۔ ربوہ ۱۸ احسان / جون۔ سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز آج کل اسلام آباد میں قیام فرما ہیں۔ اسلام آباد سے بذریعہ ٹیلی فون جناب امیر صاحب مقامی محترم صاحبزادہ مرزا منصور احمد صاحب کی خدمت میں آمدہ ۱۷ جون رات ۱۱ بجے کی اطلاع کے مطابق حضور کی طبیعت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے خاص فضل سے حضور انور کو ہمیشہ ہی صحت و سلامتی اور خیر و عافیت سے رکھے اور ہمیشہ ہی آپ کو پہلے سے بڑھ چڑھ کر اعلیٰ ترین کامیاب و کامران خدمات دینیہ بجا لانے کی توفیق عطا کرتا رہے آمین۔

۔۔ حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا الحمانی کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ ممدوحہ کو صحت و سلامتی سے رکھے۔ اور آپ کا بابرکت سایہ تا دیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے آمین

مجالس خدام الاحمدیہ کا مثالی وقار عمل

جملہ مجالس خدام الاحمدیہ کو مطلع کیا جاتا ہے کہ مورخہ ۳ جولائی اجتماعی مثالی وقار عمل کا دن مقرر کیا گیا ہے۔ تمام قائدین اس دن اپنے ہاں مثالی وقار عمل منانے کا اہتمام فرمائیں اور اس امر کی پوری کوشش کریں کہ سو فیصد خدام اس وقار عمل میں شامل ہوں۔

وقار عمل کے بعد تفصیلی رپورٹ مرکز میں فوری بھجوائیں۔ (مہتمم وقار عمل خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

زمیندار جماعتیں لازمی چندہ جات بھجوا کر عند اللہ ماجور ہوں۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

بحر حکمت کے موتی اور جواہر الکلام

میں تم کو اپنے نشان دکھاؤں گا جلدی نہ کرو

کسی کو کیا خبر ہے کہ آج کیا ہے اور کل کیا ہونیوالا ہے استغفار میں مصروف رہو

ارشاد باری تعالیٰ

سَاُرِیْکُمْ اٰیٰتِیْ فَلَا تَسْتَعْجِلُوْنِ ۝ (انبیاء: ۳۸)

ترجمہ:۔ (یاد رکھو) میں تم کو اپنے نشان دکھاؤں گا۔ پس تم جلدبازی سے کام نہ لو۔

ملفوظات سیدنا حضرت اقدس

"وقت تو بہر حال گزر جاتا ہے۔ گوشت پلاؤ کھانے والے بھی آخر مر جاتے ہیں۔ لیکن جو شخص تلخیاں دیکھ کر صبر کرتا ہے اس کو بالآخر اجر ملتا ہے۔ ایک لاکھ چوبیس ہزار نبی کی اس بات پر شہادت ہے کہ صبر کا اجر ضرور ہے۔

جو لوگ خدا تعالیٰ کی خاطر صبر نہیں کرتے ان کو بھی صبر کرنا ہی پڑتا ہے۔ مگر پھر نہ وہ ثواب ہے اور نہ اجر..... صبر وہ ہے جو ابتدا ہی میں انسان اللہ تعالیٰ کی خاطر کرے۔ خدا تعالیٰ کا وعدہ ہے کہ صبر کرنے والوں کو بے حساب اجر دیتا ہے۔ یہ بے حساب اجر کا وعدہ صرف صبر کرنے والوں کے واسطے ہی مقرر ہے۔ کسی کو کیا خبر ہے کہ آج کیا ہے اور کل کیا ہونے والا ہے..... مصائب کا آنا ضروری ہے۔ خدا کی سنت ٹل نہیں سکتی۔ ہر ایک کو چاہیئے کہ خدا سے دعا اور استغفار میں مصروف رہے۔"

(ملفوظات جلد دہم ص ۸۹/۹۰)

نذرانہ جات کی رقوم مرکز میں ارسال کرتے وقت انکی تفصیل ضرور بھجوا دی جائے۔ تفصیل کے بغیر رقوم محسوب نہیں ہو سکتیں۔ (ناظر بیت المال آمد ربوہ)

خصوصی دعائیں حاصل کرنے کا طریق

ہر احمدی طالب علم اپنے امتحان کے نتیجہ کی اطلاع دے

مجلس مشاورت کے موقعہ پر فرمایا:۔

"ساری جماعت کے لئے اعلان ہے کہ پہلی کلاس (کنڈر گارٹن) سے لیکر پی ایچ ڈی تک امتحان دینے والا ہر بچہ (لڑکا اور لڑکی) مجھے خط لکھے میں وعدہ کرتا ہوں کہ ہر ایک کے لئے خاص طور پر دعا کروں گا۔ اور دفتر کی طرف سے انکو جواب بھی دیا جائے گا۔"

(الفضل ۲۹ اپریل ۱۹۸۰ء)

پبلشر:۔ مسعود احمد ؛ پرنٹر:۔ سید عبدالحی ؛ مطبع:۔ ضیاء الاسلام پریس ربوہ ؛ مقام اشاعت:۔ دفتر الفضل دارالرحمت غربی ربوہ

روزنامہ الفضل ربوہ

۱۸ شعبان ۱۴۰۱ھ

۲۱ احسان ۱۳۶۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ظاہری اور باطنی آفات سے حفاظت کا ذریعہ

اگر انسان غور کرے اور دیکھے تو وہ اپنی دنیوی زندگی میں ہزاروں قسم کی بلاؤں میں گھرا ہے۔ قدم قدم پر اسے قسم ہا قسم کے مصائب و مشکلات کا سامنا کرنا پڑتا ہے۔ بیماریاں یا، حادثات ہیں، وبائیں، جنگیں، سیلاب، سمندری طوفان، زلزلے، آتش فشاں پہاڑوں چھٹنا اور لاوا اُگلنا، جھگڑے، فساد، دشمنیاں، بغض، حسد، غیبت، جھوٹ، فریب، بیمانی طرازی، چوری، ڈاکہ، راہ زنی اور ان کے نتیجہ میں رُنما ہونے والے نقصانات اور ں و جان کا اتلاف۔ کہاں تک گنا جائے بلاؤں کا ایک لامتناہی سلسلہ ہے جس نے انسانی ندگی کو چاروں طرف سے گھیرا ہوا ہے۔ پھر خود انسان کے اپنے جسم کا نظام زہر اور یاق کے ایک ایسے توازن پر قائم ہے کہ اس میں معمولی سا فرق مختلف قسم کی بیماریوں کو نم دینے کا موجب ہو جاتا ہے جس سے زندگی اجیرن ہو جاتی ہے اور اس توازن میں معمولی سا ل واقع ہونے سے بسا اوقات چشم زدن میں انسان کی موت واقع ہو جاتی ہے۔ الغرض اگر کھا جائے تو مادی لحاظ سے اس دنیا میں زندگی اور موت اور اسی طرح کامیابی و نامرادی ہلو بہ پہلو چل رہی ہے۔ انسان بظاہر اپنے آپ کو عافیت میں سمجھ رہا ہوتا ہے اور اس حقیقت سے بے خبر ہوتا ہے کہ موت اُس کا پیچھا کر رہی ہے اور وہ اسے کسی لمحہ آدبوچے گی۔

یہ تو مادی بلاؤں اور مشکلات و مصائب کی ایک خفیف سی جھلک ہے۔ روحانی یں ان سے بھی سوا ہیں جو انسان پر غلبہ پا کر اس پر روحانی موت مسلط کر دکھاتی ہیں۔ شیطان کا وجود ہی جسے اللہ تعالیٰ نے انسان کا کھلا دشمن قرار دیا ہے ہمہ وقت گھات میں ہے کہ کب موقع ملے تو انسان کو ایسا گمراہ کرے کہ وہ راندۂ درگاہ ہوئے بغیر نہ رہے اور سے پتہ بھی نہ لگے کہ وہ اپنے تمام تر ظاہری نیک اعمال کے باوجود خدا تعالیٰ کی نگاہ میں ملعون و مردود بن چکا ہے۔ اس کھلے دشمن کی خفیہ ریشہ دوانیوں اور غیر محسوس ہلاکت آفرینیوں کا اس امر سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے ان سے خبردار کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اِنَّ الشَّیْطَانَ یَجْرِیْ مِنَ الْاِنْسَانِ مَجْرَی الدَّمِ۔"

(بخاری کتاب الاعتکاف)

یعنی شیطان انسان میں اس طرح سرایت کر جاتا ہے جیسے خون رگوں میں چلتا ہے۔

ظاہر ہے خون کی گردش ہی انسان کی زندگی کا موجب ہے اسے محسوس نہیں ہوتی۔ اسی طرح شیطان بھی انسان کے اندر سرایت کر کے غیر محسوس طور پر خون کے ساتھ ساتھ گردش کر رہا ہوتا اور اس میں رفتہ رفتہ زہر گھول رہا ہوتا ہے اور آخر ایک وقت آتا ہے کہ انسان ظاہری طور پر نیک اعمال بجا لانے کے باوجود روحانی موت کی آغوش میں چلا جاتا ہے اور وہ جسے خدا تعالیٰ نے احسن تقویم میں پیدا کیا اسفل سافلین میں اوندھے منہ جا گرتا ہے۔ الغرض اگر دیکھا جائے تو انسان اس دنیا میں مادی اور روحانی لحاظ سے انتہائی خطرناک بلاؤں اور مہیب خطرات میں گھرا ہوا ہے۔

ان ہر دو قسم یعنی دینی اور دنیوی خطرات سے بچنے اور محفوظ رہنے کا اللہ تعالیٰ نے ایک راستہ بتایا ہے اور وہ ہے دعا کا راستہ یعنی یہ کہ انسان غفلت کو قریب نہ آنے دے بلکہ ہمیشہ ان مصیبتوں اور آفتوں سے بچنے کے لئے خدا تعالیٰ سے اس کی پناہ طلب کرتا رہے۔ اگر وہ ایسا کرے گا تو خدا تعالیٰ اسے ہر قسم کے مصائب و آفات، ظاہری و باطنی دشمنوں کے شر سے محفوظ رکھے گا۔ اسی لئے اس نے فرمایا ہے اُدْعُوْنِیْٓ اَسْتَجِبْ لَکُمْ۔ تم مجھے پکارو میں تمہاری دعا قبول کر کے تمہیں تمہاری مراد عطا کروں گا۔

پھر یہ یاد دلانے کے لئے کہ کس طرح وہ دکھوں، مصیبتوں اور اضطراب سے مخلصی عنایت کرتا ہے وہ خود فرماتا ہے:۔

اَمَّنْ یُّجِیْبُ الْمُضْطَرَّ اِذَا دَعَاهُ وَیَکْشِفُ السُّوْٓءَ وَیَجْعَلُکُمْ خُلَفَآءَ الْاَرْضِ ءَاِلٰهٌ مَّعَ اللّٰهِ قَلِیْلًا مَّا تَذَکَّرُوْنَ ۝

(النمل آیت: ۶۳)

ترجمہ:۔ (بتاؤ تو) کون (ہے جو) کسی بیکس کی دعا سنتا ہے جب وہ اُس (یعنی خدا) سے دعا کرتا ہے اور (اس کی) تکلیف کو دور کر دیتا ہے اور وہ تم (دعا کرنے والے انسانوں) کو (ایک دن) ساری زمین کا وارث بنا دے گا۔ کیا (اس مجیب اور قادر مطلق) اللہ کے سوا کوئی معبود ہے؟ تم بالکل نصیحت حاصل نہیں کرتے۔

دعا کی اس بنیادی اہمیت کے پیش نظر کہ اس کے نتیجہ میں انسان کو دین اور دنیا سے تعلق رکھنے والے مصائب اور خطرات سے نجات ملتی ہے اور وہ خدا تعالیٰ کی حفظ و امان میں آ کر ان سے محفوظ ہو جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی قسم قدرت سیدنا حضرت اقدس فرماتے ہیں:۔

"یقیناً سمجھو کہ دعا بڑی دولت ہے۔ جو شخص دعا کو نہیں چھوڑتا اس کے دین اور دنیا پر آفت نہ آئے گی۔ وہ ایک ایسے قلعہ میں محفوظ ہے جس کے اردگرد مسلح سپاہی ہر وقت حفاظت کرتے ہیں۔ لیکن جو دعا کو چھوڑ دیتا ہے وہ اس شخص کی طرح ہے جو خود بے ہتھیار ہے اور اس پر کمزور بھی ہے اور پھر ایسے جنگل میں ہے جو درندوں اور موذی جانوروں سے بھرا ہوا ہے۔ وہ سمجھ سکتا ہے کہ اس کی خیر ہرگز نہیں ہے۔ ایک لمحہ میں وہ موذی جانوروں کا شکار ہو جائے گا اور اس کی ہڈی بوٹی نظر نہ آئے گی۔ اس لئے یاد رکھو کہ انسان کی بڑی سعادت اور اس کی حفاظت کا اصل ذریعہ یہی دعا ہے۔ یہی دعا اس کے لئے پناہ ہے اگر وہ ہر وقت اس میں لگا رہے۔"

(ملفوظات جلد ہفتم صفحہ ۱۹۲-۱۹۳)

دعا کی اس اہمیت کے پیش نظر ہی حضور اقدس نے اپنے احباب کو دعائیں کرنے اور اس طرح ہر قسم کی ظاہری اور باطنی آفات اور بلاؤں سے محفوظ ہونے کی تلقین کرتے ہوئے فرمایا:۔

"اگر تم چاہتے ہو کہ خیریت سے رہو اور تمہارے گھروں میں امن رہے تو مناسب ہے کہ دعائیں بہت کرو اور اپنے گھروں کو دعاؤں سے پُر کرو۔ جس گھر میں ہمیشہ دعا ہوتی ہے خدا تعالیٰ اسے برباد نہیں کیا کرتا۔ لیکن جو سستی میں زندگی بسر کرتا ہے اُسے آخر فرشتے بیدار کرتے ہیں۔ اگر تم ہر وقت اللہ تعالیٰ کو یاد رکھو تو یقین رکھو کہ اللہ تعالیٰ کا وعدہ بہت پکا ہے وہ کبھی تم سے ایسا سلوک نہ کرے گا جیسا کہ فاسق فاجر سے کرتا ہے۔"

دنیا فائدہ اُٹھائے یا نہ اُٹھائے ہر کوئی اپنے اعمال کا آپ ذمہ دار ہے ہم احمدیوں کے لئے جنہیں اس زمانہ میں دعاؤں کی قبولیت اور ان کی انقلاب انگیز تاثیرات پر از سر نو زندہ ایمان عطا کیا گیا ہے اور جو ہر روز دعاؤں کی قبولیت کے زندہ نشان مشاہدہ کرتے ہیں یہ فرض ہے کہ دعاؤں میں شغف کے خصوصی امتیاز کو ہمیشہ برقرار رکھیں۔ سستی اور غفلت کو اپنے قریب نہ آنے دیں بلکہ پوری مستعدی اور عزم و ہمت کے ساتھ دعاؤں میں مشغول رہیں تا اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے ہمیں ہر قسم کے ظاہری و باطنی خطرات سے محفوظ رکھے۔ ہم تو ہیں بھی بتیس دانتوں میں گھری ہوئی زبان کی طرح۔ ہم تو دعاؤں سے محافظ ہو سکتے ہیں۔ ظاہری مشکلات اور پریشانیاں دعاؤں کے نتیجہ میں کافور ہو جائیں گی اور خدا ہمارے لئے عجائب کام دکھلائے گا جیسا کہ پہلے دکھلاتا رہا ہے۔

رمضان المبارک کے دوران

امرائے کرام و صدر اصحاب کی خدمت میں گذارش

(۱) عید فنڈ سرد دست ان کی حیثیت کے مطابق سرد عیدوں کی مبارکہ تقریبات پر وصول فرمایا جائے۔

(۲) فطرانہ کی شرح سال ۸۲-۱۹۸۱ء میں ۴ (چار روپیہ) فی کس مقرر کی گئی ہے بیرونی جماعتیں اس میں سے ۱/۲ اور ربوہ کے حلقہ جات ۱/۴ مرکز میں خزانہ صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں جمع کروائیں گے۔

(ناظر بیت المال آمد ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

صلوٰۃ الوتر

(مکرم عبدالماجد صاحب طاہر جامعہ احمدیہ ربوہ)

انسان کو اس لئے پیدا کیا گیا ہے تاکہ اس کے ذریعہ ہر دو جہاں کے خالق کا ظہور اور اس کی صفات کا نمو ہے۔ اور انسان خدا نما وجود بنے اور مظہر صفات باری بن کر تخلیق کائنات کی غرض و غایت پوری کرے۔ پھر اللہ تعالیٰ نے انسان کو اپنا حقیقی عبد بننے کے لئے خاص عملی عبادات بجالانے کا حکم دیا ہے۔ جن میں سے سرفہرست نماز ہے۔ جو کہ ہر عاقل بالغ مسلمان پر فرض ہے۔ اہمیت کے لحاظ سے نماز کی چار قسمیں ہیں۔

۱۔ فرض ۲۔ واجب ۳۔ سنت ۴۔ نفل

نماز وتر کا تعلق دوسری قسم سے ہے۔ یعنی نماز وتر واجب ہے اگر کوئی شخص نماز وتر عمداً چھوڑ دے تو وہ گناہ گار ہوگا البتہ اگر سہواً رہ جائے تو قضاء ضروری ہوگی۔ حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں

اِنَّ الْوِتْرَ لَيْسَ بِحَتْمٍ وَلَا كَصَلٰوتِكُمُ الْمَكْتُوْبَةِ وَلٰكِنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ اَوْتَرَ فَقَالَ يَا اَهْلَ الْقُرْاٰنِ اَوْتِرُوْا فَاِنَّ اللّٰهَ وِتْرٌ يُحِبُّ الْوِتْرَ

(ترمذی ابواب الصلوٰۃ)

وتر حتمی نہیں ہیں اور نہ ہی تمہاری ان نمازوں کی طرح ہیں جو فرض ہیں لیکن آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے وتر پڑھے اور آپ نے فرمایا اے اہل قرآن تم وتر پڑھو کیونکہ اللہ تعالیٰ خود بھی وتر ہے اور وتر کو ہی پسند کرتا ہے۔

وتر طاق کو کہتے ہیں اس سے مراد یہ ہے کہ نماز عشاء کے بعد کم از کم تین رکعت نماز پڑھی جائے۔ اس کا وقت نماز عشاء کے بعد سے صبح صادق تک ہے

قَالَ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اَلْوِتْرُ فِيْمَا بَيْنَ صَلٰوةِ الْعِشَاءِ اِلٰى اَنْ يَطْلُعَ الْفَجْرُ

(ترمذی ابواب الوتر)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ وتر کا وقت عشاء کے بعد سے لے کر طلوع فجر تک ہے

وتر کی ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ کے بعد علی الترتیب سورۃ اعلیٰ۔ سورۃ کافرون اور سورۃ اخلاص پڑھنا مسنون اور مشروع ہے تاہم کوئی دوسری صورت بھی پڑھی جاسکتی ہے۔ وتر کی تینوں رکعات نماز مغرب کی طرح اکٹھی بھی پڑھی جاسکتی ہیں اور علیحدہ علیحدہ بھی۔ یعنی پہلے دو رکعت پڑھ کر تشہد بیٹھے اور سلام کہے پھر ایک رکعت پڑھ کر سلام کہے

وتر کی تیسری رکعت میں رکوع سے قبل یا رکوع کے بعد دعائے قنوت پڑھنا مسنون ہے حضرت بانی جماعت احمدیہ فرماتے ہیں

"اکیلا ایک وتر کہیں سے ثابت نہیں ہوتا۔ وتر ہمیشہ تین ہی پڑھنے چاہئیں خواہ تینوں اکٹھے ہی پڑھ لیں خواہ دو رکعت پڑھ کر سلام پھیر دیں پھر ایک رکعت الگ پڑھی جاوے"

(ملفوظات جلد پنجم صفحہ ۳۶)

حضرت مصلح موعود (اللہ تعالیٰ آپ سے راضی ہو) طریق ادا وتر سے متعلق فرماتے ہیں۔

"وتر کا صحیح طریق یہ ہے ۱۔ دو رکعت پڑھ کر تشہد بیٹھے پھر سلام پھیر دے پھر کھڑا ہو کر ایک رکعت پڑھے اور التحیات کے بعد سلام پھیر دے یا دوسری رکعت کا تشہد پڑھ کر کھڑا ہو جائے اور تیسری رکعت پڑھے اور اور تشہد پڑھ کر سلام پھیر دے"

(الفضل ۱۵ ستمبر ۱۹۳۵ء)

وتر کی ادائیگی کا سادہ اور اصل طریق یہی ہے کہ انسان تہجد کے بعد وتر پڑھے اگر کسی شخص کے لئے تہجد کی عبادت مشکل ہو اور اسے رات کے آخری حصہ میں بیدار ہونے کا وثوق نہ ہو تو رات کے اول حصہ میں عشاء کے بعد وتر پڑھ سکتا ہے پھر اگر تہجد پڑھنے کا موقع مل گیا تو تہجد ہی پڑھے۔ دوبارہ وتر پڑھنے کی ضرورت نہیں۔ اس رات میں اس کے پہلے وتر ہی (جو اس نے نماز عشاء کے بعد پڑھے تھے) کفایت کریں گے اور آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا یہ ارشاد ہے کہ

اِجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلٰوتِكُمُ اللَّيْلِ الْوِتْرَ

تم رات کے آخری حصہ کی نماز کو وتر بناؤ"

ایک عمومی حکم ہے حضورؐ کے اس حکم میں عمومیت پائی جاتی ہے۔ یعنی تمہارے لئے بہتر اور مستحب یہ ہے کہ تم رات کے آخری حصہ کی نماز کو وتر بناؤ اور یہی افضل ہے لیکن اگر تم میں استطاعت نہیں تو تم آخری نماز کو وتر کر سکو تو کوئی حرج نہیں۔ اس حکم میں رخصت کا پہلو موجود ہے تبھی تو آپؐ نے فرمایا

اَيُّكُمْ خَافَ اَنْ لَّا يَقُوْمَ مِنْ اٰخِرِ اللَّيْلِ فَلْيُوْتِرْ ثُمَّ لْيَرْقُدْ

اگر تم میں سے کسی کو اس بات کا خوف ہو کہ وہ رات کے آخری حصہ میں بیدار نہ ہو سکے گا تو وہ وتر پڑھ کر سوئے۔

اگر حضورؐ کا یہ حکم کہ

"اِجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلٰوتِكُمُ اللَّيْلِ الْوِتْرَ"

ضروری ہوتا تو پھر عشاء کے بعد وتر پڑھنے کی جو رخصت دی گئی ہے اس کے کیا معنی؟

پس معلوم ہوا کہ یہ حکم عام ہے اور اس میں رخصت کا پہلو موجود ہے اور رخصت اس بات کا تقاضا کرتی ہے کہ جب وتر ایک دفعہ پڑھ لئے جائیں تو پھر انہیں دوبارہ دہرانے کی ضرورت نہیں ہے۔ مثلاً اگر ایک شخص نے نماز عشاء کے بعد وتر پڑھے ہیں اس خوف سے کہ دوبارہ اٹھنے کا وثوق نہیں پھر اسے تہجد پڑھنے کا موقع بھی مل جاتا ہے تو وہ صرف تہجد پڑھے اسے دوبارہ وتر پڑھنے کی ضرورت نہیں اس بات کی تائید مندرجہ ذیل احادیث میں ہوتی ہے

" قَدْ رَوٰى سَعِيْدُ بْنُ الْمُسَيَّبِ اَنَّ اَبَا بَكْرٍ وَعُمَرَ ذَكَرَا الْوِتْرَ عِنْدَ رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَقَالَ اَبُوْ بَكْرٍ اَمَّا اَنَا فَاُصَلِّيْ ثُمَّ اَنَامُ عَلَى الْوِتْرِ - فَاِذَا اسْتَيْقَظْتُ صَلَّيْتُ شَفْعًا شَفْعًا حَتَّى الصَّبَاحَ - وَقَالَ عُمَرُ لٰكِنِّيْ اَنَامُ عَلٰى شَفْعٍ ثُمَّ اُوْتِرُ مِنْ اٰخِرِ السَّحَرِ فَقَالَ النَّبِيُّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لِاَبِيْ بَكْرٍ حَذِرَ هٰذَا وَقَالَ لِعُمَرَ قَوِيَ هٰذَا

حضرت سعید بن المسیب سے مروی ہے کہ ایک دفعہ حضرت ابوبکرؓ اور حضرت عمرؓ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس اپنے وتروں کا ذکر کر رہے تھے حضرت ابوبکرؓ نے بیان کیا میں تو نماز عشاء کے بعد وتر پڑھ کر سوتا ہوں پھر بیدار ہونے پر تہجد ہی ادا کرتا ہوں یعنی دو دو رکعت نماز پڑھتا ہوں یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے حضرت عمرؓ نے بیان کیا کہ میں رات کو وتر پڑھے بغیر سوتا ہوں پھر رات کے آخری حصہ میں وتر ادا کرتا ہوں اس پر حضورؐ نے حضرت ابوبکرؓ سے متعلق فرمایا "حَذِرَ هٰذَا" کہ یہ شخص بڑا محتاط ہے اور حضرت عمرؓ کے متعلق فرمایا "قَوِيَ هٰذَا" کہ یہ شخص بڑا مضبوط اور طاقتور ہے

اب یہاں حضرت ابوبکرؓ کا طریق وتر ہے کہ وہ عشاء کے بعد وتر پڑھ کر سوتے صرف اس بات کی احتیاط کرتے کہ اگر بشری کمزوری کی وجہ سے اٹھ نہ سکیں تو کہیں وتر رہ نہ جائیں پھر اگر آپ بیدار ہوتے تو صرف تہجد ہی ادا فرماتے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بیان

صَلَّیْتُ شَفْعًا شَفْعًا
حَتَّی الصَّبَاحَ

کہتے ہیں کہ میں دو دو رکعت پڑھتا رہا یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے اور دوبارہ نہیں پڑھتا۔ حضرت علیؓ نے وتر کے ادا کرنے کے متعلق تین اقسام بیان فرمائی ہیں

"اَلْوِتْرُ ثَلَاثَةُ اَنْوَاعٍ فَمَنْ شَاءَ اَنْ یُّوْتِرَ اَوَّلَ اللَّیْلِ اَوْتَرَ فَاِنِ اسْتَیْقَظَ فَشَاءَ اَنْ یَّشْفَعَهَا بِرَکْعَةٍ وَّیُصَلِّیَ رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ حَتّٰی یُصْبِحَ ثُمَّ یُوْتِرَ فَعَلَ ذٰلِکَ وَاِنْ شَاءَ رَکْعَتَیْنِ حَتّٰی یُصْبِحَ ذٰلِکَ وَاِنْ شَاءَ اٰخِرَ اللَّیْلِ اَوْتَرَ"

(مسند امام شافعی)

یعنی جو چاہے کہ وہ رات کے پہلے حصہ میں وتر پڑھے وہ پڑھ لے پھر بیدار ہونے کی صورت میں اگر چاہے تو ایک رکعت پڑھ کر پہلے وتر کو جفت کرے اور صبح تک دو دو رکعت پڑھے پھر وتر پڑھے اور ایسا ہی شخص (جس نے رات کے اوّل حصہ میں وتر ادا کئے ہیں) اگر چاہے تو صبح تک دو دو رکعت پڑھتا رہے یعنی نہ تو وتر کو جفت کرے اور نہ ہی دوبارہ پڑھے اور جو چاہے کہ وہ صرف آخری حصہ میں ہی پڑھے تو وہ ایسا کرے۔

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے یہاں دوسری قسم یہ بتائی ہے کہ جس نے رات کے اوّل حصہ میں وتر پڑھ لئے ہیں وہ بیدار ہونے کی صورت میں اگر تہجد پڑھنا چاہے تو صبح ہونے تک دو دو رکعت پڑھ لے یعنی دوبارہ وتر کو دہرانے کی ضرورت نہیں ہے نیز پہلی قسم میں

فَشَاءَ اَنْ یَّشْفَعَهَا بِرَکْعَةٍ

کے الفاظ بھی غور کرنے کے قابل ہیں "اگر وہ چاہے تو ایک رکعت کے ساتھ پہلے وتر کو جفت بنائے" اس کا مطلب ہوا کہ اگر کوئی ایسا کرنے کا ارادہ نہیں ہے تو نہیں

اس ضمن میں تیسری دلیل آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حدیث ہے جو حضرت طلق بن علیؓ سے مروی ہے

"عَنْ طَلْقِ بْنِ عَلِیٍّ عَنْ اَبِیْهِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ یَقُوْلُ لَا وِتْرَانِ فِیْ لَیْلَةٍ"

(ترمذی ابواب الوتر)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ ایک رات میں دو وتر نہیں ہیں۔

اہل علم حضرات نے اس حدیث سے دو مفہوم نکالے ہیں پہلا مفہوم یہ ہے

"اِنَّ مَنْ اَوْتَرَ وَاَرَادَ الصَّلٰوةَ بَعْدَ ذٰلِکَ لَا یَنْقُضُ وِتْرَهٗ وَیُصَلِّیْ شَفْعًا شَفْعًا حَتّٰی یُصْبِحَ"

(نیل الاوطار جزء ثالث باب لا وتران فی لیلۃ)

جس شخص نے رات کے ابتدائی حصہ میں وتر پڑھ لئے پھر اس کے بعد اس نے تہجد پڑھنے کا ارادہ کیا تو وہ اپنے وتروں کو نہ توڑے (یعنی ان کو ایک رکعت کے ساتھ جفت نہ بنائے) اور صبح ہونے تک دو دو رکعت نماز پڑھے (یعنی صرف نماز تہجد ہی پڑھے)

اس مسلک کی تائید میں مندرجہ ذیل صحابہؓ، تابعین اور آئمہ حضرات ہیں

صحابہ کرامؓ۔ حضرت ابوبکر الصدیقؓ حضرت عمار بن یاسرؓ۔ حضرت رافع بن خدیجؓ۔ حضرت عائذ بن عمروؓ۔ حضرت طلق بن علیؓ۔ حضرت ابوہریرہؓ۔ حضرت عائشہ

تابعین حضرات۔ سعید بن المسیب علقمہ۔ الشعبی۔ ابراہیم نخعی۔ سعید بن جبیر۔ مکحول اور حسن بصری

آئمہ کرام۔ حضرت سفیان ثوریؒ حضرت امام مالکؒ۔ ابن المبارکؒ۔ امام احمدؒ اور ان سب حضرات نے اس طریق کو اصح قرار دیا ہے اور الامام اعظم حضرت ابوحنیفہؒ نے بھی اسی طریق کی تائید کی ہے۔ دوسرا مفہوم یہ ہے

"قَالُوْا یُضِیْفُ اِلَیْهَا اُخْرٰی وَیُصَلِّیْ مَا بَدَا لَهٗ ثُمَّ یُوْتِرُ فِیْ اٰخِرِ صَلٰوتِهٖ"

(نیل الاوطار باب لا وتران فی لیلۃ)

یعنی جس شخص نے رات کے ابتدائی حصہ میں وتر پڑھے پھر سو کر بیدار ہوا اور اس نے چاہا کہ اس کی اس رات کی آخری نماز وتر ہو تو اس کا ایک طریق یہ ہے کہ وہ اپنے پہلی رات کے وتروں کو ایک رکعت پڑھ کر جفت بنائے پھر تہجد پڑھے پھر آخر پر وتر پڑھے۔

اب لَا وِتْرَانِ فِیْ لَیْلَةٍ کے دونوں مفہوم ہمارے سامنے ہیں اور دونوں ہی اپنی جگہ درست ہیں لیکن پہلا مفہوم زیادہ صحیح معلوم ہوتا ہے۔ کیونکہ یہ ایک عبادت ہے جس کے ادا کرنے کا وقت عشاء کے بعد سے لیکر طلوع فجر تک ہے اور پھر یہ اپنے اندر عمومیت اور رخصت کا پہلو رکھتی ہے یعنی معین وقت کے دوران جب چاہی ادا کر لی اور جب ایک دفعہ ادا ہو گئی تو دوسری مرتبہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں

دوسرے یہ کہ اسلام دین یسر ہے۔ اسلام کی ہر عبادت میں چاہے فرض ہو یا واجب۔ سنت ہو یا نفل آسانی اور سہولت کے پہلو کو مدنظر رکھا گیا ہے تو یہ آسانی اور سہولت کا پہلو بھی اسی بات کا متقضی ہے کہ جب وتر ایک دفعہ ادا کر لئے جائیں تو دوبارہ ادا کرنے کی ضرورت نہیں

ہاں جو لوگ گہرائی میں جانا چاہتے ہیں۔ عمل کی باریکیوں کا پیچھا کریں وہ اس صورت میں کہ انہوں نے رات کے اوّل حصہ میں وتر پڑھ لئے ہوں اور پھر تہجد کیلئے اٹھیں اور اپنی آخری نماز وتر بنانا چاہیں تو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کا ارشاد

"اِجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلٰوةِ اللَّیْلِ الْوِتْرَ"

کے مطابق رات کے آخری حصہ کو وتر بنانا چاہیں تو ان کے لئے اہل علم حضرات نے مندرجہ ذیل دو طریق مقرر فرمائے ہیں

پہلا طریق۔ رات کے پہلے حصہ میں پڑھے ہوئے وتر کو شفع (جفت) بنانے کا پہلا طریق یہ ہے کہ تہجد کے وقت ایک رکعت پڑھ کر سابقہ وتر کو شفع بنا لے پھر تہجد ادا کرنے کے بعد آخر پر وتر پڑھے اس طریق کے ضمن میں مندرجہ ذیل احادیث ہیں

مسند امام احمد بن حنبل میں حضرت ابن عمرؓ سے مروی ہے۔

"عَنِ ابْنِ عُمَرَ اَنَّهٗ سُئِلَ عَنِ الْوِتْرِ قَالَ: اَمَّا اَنَا فَلَوْ اَوْتَرْتُ قَبْلَ اَنْ اَنَامَ ثُمَّ اَرَدْتُّ اَنْ اُصَلِّیَ بِاللَّیْلِ نَقَضْتُ بِوَاحِدَةٍ مَا مَضٰی مِنْ وِتْرِیْ۔ ثُمَّ صَلَّیْتُ مَثْنٰی مَثْنٰی فَاِذَا قَضَیْتُ صَلَاتِیْ اَوْتَرْتُ بِوَاحِدَةٍ لِاَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ اَمَرَنَا اَنْ نَجْعَلَ اٰخِرَ صَلٰوةِ اللَّیْلِ الْوِتْرَ"

حضرت ابن عمرؓ سے جب ان کے وتروں کے متعلق دریافت کیا گیا تو آپؓ نے فرمایا کہ اگر میں رات کے اوّل حصہ میں سونے سے قبل وتر ادا کر لوں پھر میں تہجد کا ارادہ کروں تو پہلے ادا کئے ہوئے وتر کو ایک رکعت کے ساتھ جفت بنا لیتا ہوں پھر اس کے بعد دو رکعت نماز پڑھتا ہوں پھر تہجد کے بعد رات کے آخری حصہ کی نماز کو حضورؐ کے حکم کہ تم رات کے آخری حصہ کی نماز کو وتر بناؤ" کے مطابق ایک رکعت کے ساتھ وتر بنا دیتا ہوں

اس ضمن میں دوسرا قول حضرت علیؓ کا ہے فرماتے ہیں

مَنْ شَاءَ اَنْ یُّوْتِرَ اَوَّلَ اللَّیْلِ اَوْتَرَ فَاِنِ اسْتَیْقَظَ فَشَاءَ اَنْ یَّشْفَعَهَا بِرَکْعَةٍ وَّیُصَلِّیَ رَکْعَتَیْنِ رَکْعَتَیْنِ حَتّٰی یُصْبِحَ ثُمَّ یُوْتِرَ فَعَلَ"

یعنی جو چاہے کہ رات کے ابتدائی حصہ میں وتر پڑھے تو پڑھ لے پھر اگر وہ بیدار ہونے پر چاہے کہ ایک رکعت کے ساتھ اپنے وتروں کو جفت بنائے تو ایسا کرے اور پھر صبح ہونے تک دو دو رکعت نماز پڑھے پھر آخر پر وتر پڑھے۔

دوسرا طریق۔ رات کے ابتدائی حصہ میں ادا کئے گئے وتر کو جفت بنانے کا دوسرا طریق یہ ہے کہ وتر ادا کرنے کے بعد دو رکعت بیٹھ کر پڑھ لی جائیں جو کہ تعداد کے لحاظ سے دو اور ثواب کے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

لحاظ سے ایک رکعت پڑھ کر رات کے آخری حصہ میں زائد تہجد کی رکعتوں کی کل تعداد پانچ ہو جائے گی جو کہ طاق (وتر) ہیں اور اگر بیدار ہو گیا تو ایک رکعت (ثواب کے لحاظ سے) تین رکعت وتر کے ساتھ مل کر جفت بن جائے گی۔ اس طرح اب تہجد کے بعد وتر پڑھ کر رات کی نماز کو طاق کر سکتا ہے۔

اس کی تائید میں مندرجہ ذیل احادیث ہیں۔

i۔ عَنْ اُمِّ سَلَمَةَ اَنَّ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ کَانَ یُصَلِّیْ اَلْوِتْرَ رَکْعَتَیْنِ

(ترمذی باب ماجاء لا وتران فی لیلۃ)

آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم وتر کے ادا کرنے کے بعد دو رکعت نماز بیٹھ کر پڑھا کرتے تھے۔

ii۔ عَنْ اَبِیْ سَلَمَةَ کَانَ حَدَّثَتْنِیْ عَائِشَةُ قَالَتْ کَانَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یُوْتِرُ بِوَاحِدَةٍ ثُمَّ یَرْکَعُ رَکْعَتَیْنِ یَقْرَاُ فِیْھِمَا وَھُوَ جَالِسٌ (ایضاً)

حضرت ابوسلمہؓ روایت فرماتے ہیں کہ حضرت عائشہؓ نے مجھے بتایا کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم وتر ادا کرنے کے بعد دو رکعت نماز بیٹھ کر پڑھا کرتے تھے۔

اب یہاں ایک سوال باقی رہ جاتا ہے کہ احادیث نبویہ سے وتر کی ادائیگی کے دونوں وقت واضح ہیں یعنی نماز عشاء کے بعد سونے سے قبل اور تہجد کے بعد طلوع فجر سے قبل تو ان دونوں وقتوں میں سے افضل وقت کونسا ہے اور اس کی فضیلت کی وجہ کیا ہے۔ اس کا جواب یہ ہے کہ افضل وقت خود حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ہی ان الفاظ میں بیان فرما دیا ہے

فَصَلُّوْا اٰخِرَ صَلٰوتِکُمُ اللَّیْلَ الْوِتْرَ وَذٰلِکَ اَفْضَلُ

کہ تم رات کی نماز کے آخری حصہ کو وتر بناؤ اور ایسا کرنا ہی افضل ہے

پھر اس آخری وقت کی فضیلت مندرجہ ذیل چار باتوں کی وجہ سے بھی ہے

۱۔ صبح کے وقت قرآن کا پڑھنا اللہ کے حضور ایک مقبول عمل ہے جیسا کہ فرمایا

اِنَّ قُرْاٰنَ الْفَجْرِ کَانَ مَشْھُوْدًا

(بنی اسرائیل ۷۹)

۲۔ صبح کے وقت قرآن کریم کی قرأت پر فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور قرآن سنتے ہیں حضور فرماتے ہیں

فَاِنَّ قِرَاءَةَ الْقُرْاٰنِ فِیْ اٰخِرِ اللَّیْلِ مَحْضُوْرَةٌ وَھِیَ اَفْضَلُ

(ترمذی باب ماجاء فی کراہیۃ النوم قبل الوتر)

یعنی رات کے آخری حصہ میں قرآن کریم کی قرأت پر فرشتے حاضر ہوتے ہیں اور اس وقت میں نماز پڑھنا ہی افضل ہے۔

۳۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہؓ کو فرمایا تم تہجد کے بعد وتر پڑھو

عَنْ اَبِیْ سَعِیْدٍ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ اَوْتِرُوْا قَبْلَ اَنْ تُصْبِحُوْا

(ترمذی باب ماجاء فی بادرۃ الصبح بالوتر)

تم صبح سے قبل ہی وتر ادا کر لیا کرو۔

پھر فرمایا اِجْعَلُوْا اٰخِرَ صَلٰوتِ اللَّیْلِ الْوِتْرَ وَذٰلِکَ اَفْضَلُ۔

۴۔ پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم کا اپنا طریق یہی تھا کہ رات کے آخری حصہ میں وتر پڑھا کرتے تھے حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں

کُلُّ اللَّیْلِ قَدْ اَوْتَرَ اَوَّلُہٗ وَاَوْسَطُہٗ وَاٰخِرُہٗ فَانْتَھٰی وِتْرُہٗ حِیْنَ مَاتَ اِلَی السَّحَرِ"

(ترمذی باب ماجاء فی الوتر من اول اللیل و آخرہ)

یعنی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے رات کے ہر حصہ میں وتر پڑھے جب آپؐ کی وفات ہوئی تو آپؐ رات کے آخری حصہ میں ہی وتر پڑھا کرتے تھے

خلاصہ کلام یہ ہے کہ اول تو رات کے آخری حصہ میں وتر پڑھے جائیں یہی افضل اور ثواب کثیر کا موجب ہے جیسا کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کا طریق اور آپ کی عادت مبارکہ تھی لیکن اگر رات کے اول حصہ میں وتر ادا کر لئے جائیں تو پھر بہتر یہی ہے کہ رات کے آخری حصہ میں بیدار ہونے کی صورت میں صرف تہجد کی نماز ادا کی جائے اس طرح کرنے سے ثواب میں کسی کمی کی کوئی وجہ نظر نہیں آتی جیسا کہ حضرت ابوبکرؓ کی عادت مبارکہ تھی۔ البتہ جو مزاج نئے انداز کو پسند کرتے ہیں وہ دوسرے مذکورہ طریق بھی اختیار کر سکتے ہیں جیسا کہ حضرت ابن عمرؓ یا بعض دوسرے صحابہؓ کی روایت سے ظاہر ہوتا ہے کہ ان طریقوں کو بھی بعض بزرگوں نے اپنایا ہے

وَلِکُلٍّ وِّجْھَةٌ ھُوَ مُوَلِّیْھَا۔

احمدیہ مشن بواجے بو سیرالیون میں ریذیڈنٹ منسٹر کی آمد

(مکرم مولوی عبدالعزیز صاحب شاہد مبلغ مقیم بواجے بو سیرالیون)

۵ اپریل کو آنریبل مساکوئے۔ ریذیڈنٹ منسٹر مشرقی صوبہ اپنے سرکاری دورہ پر بواجے بو تشریف لائے تو اسی دن شام کو خاکسار اور مکرم ملک مبارک احمد صاحب نذیر پرنسپل احمدیہ سیکنڈری سکول بواجے بو ان سے ان کی رہائش گاہ پر ملے۔ موصوف ہمیں بڑے تپاک سے ملے اور کافی دیر تک ہم سے مشن کے بارہ میں گفتگو فرماتے رہے۔ جب ہم نے انہیں بتایا کہ بواجے بو میں جماعت احمدیہ کی سنٹرل مسجد، مشن ہاؤس، سکول اور ہسپتال موجود ہیں تو آپ بہت خوش ہوئے اور احمدیہ اداروں کو دیکھنے کی خواہش کا اظہار فرمایا چنانچہ اگلے دن یعنی ۶ اپریل کو کورٹ بلڈنگ میں ہزاروں لوگوں کو خطاب کرنے کے بعد آپ باہر نکلے تو خاکسار اور مکرم مبارک احمد صاحب نذیر ان سے ملے اور آپ ہمارے ساتھ احمدیہ مشن کی طرف روانہ ہو گئے۔ آپ اپنی سرکاری گاڑی میں تھے دو گاڑیاں پولیس کی تھیں اس کے علاوہ علاقہ کے بعض اور معززین بھی اپنی اپنی کاروں میں قافلہ میں شامل ہو گئے۔ مکرم مبارک احمد صاحب نذیر اپنی کار میں جسے آپ خود ڈرائیو کر رہے تھے سب سے آگے تھے جب یہ قافلہ احمدیہ مسجد اور مشن ہاؤس کے سامنے سے گذرتے ہوئے بڑی سڑک پر آیا اور وہاں سے سکول کی طرف روانہ ہوا تو لوگ سڑک کے دونوں کناروں پر کھڑے اس نظارہ کو دیکھ رہے تھے اس نظارہ نے غیر از جماعت لوگوں پر جن میں عیسائی بھی شامل تھے عجیب اثر پیدا کیا۔ وزیر موصوف نے احمدیہ سیکنڈری سکول پہنچ کر فزکس اور کیمسٹری دونوں لیبارٹریوں کا معائنہ کیا آپ بہت خوش ہوئے اور سکول کی لاگ بک میں اپنے تاثرات کو بہت عمدہ الفاظ میں تحریر کیا۔

قرآن کریم کا تحفہ ۔ جب آپ سکول سے جانے لگے تو خاکسار (عبدالعزیز شاہد) نے تمام سرکاری و غیر سرکاری احباب کی موجودگی میں وزیر مملکت کی خدمت میں قرآن کریم اور اسلامی لٹریچر کا عظیم تحفہ پیش کیا جسے آپ نے بڑی محبت اور احترام سے قبول کیا اور اس پر اپنی خوشی کا اظہار کیا۔

اس کے بعد وزیر صاحب موصوف اسی طرح قافلہ کی شکل میں احمدیہ نصرت جہاں کلینک میں تشریف لے گئے جہاں مکرم ڈاکٹر شریف احمد صاحب کوکب انچارج کلینک نے آپ کا استقبال کیا اور ہسپتال کے بارہ میں تفصیلات سے آگاہ کیا۔ وزیر مملکت نے ہسپتال کے وارڈ کا معائنہ فرمایا۔ مریضوں سے ملاقات کی اپریشن تھیٹر اور دوسرے کمروں کو دیکھ کر آپ بہت متاثر ہوئے اور فرمایا

واقعی احمدیہ مشن سیرالیون ملک کی بڑی خدمت کر رہا ہے۔

اس کے بعد آپ واپس تشریف لے گئے۔ آپ کا مشن کے اداروں کو دیکھنا نہ صرف آپ پر بہت اچھے اثر کا موجب ہوا بلکہ غیروں کی نگاہ میں احمدیہ مشن کی عظمت میں مزید اضافہ ہوا۔

احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ ہماری کوششوں میں برکت ڈالے اور سعید روحیں جلد احمدیت کو قبول کر کے خدا کے حضور اپنے لئے سرخروئی کے سامان پیدا کریں۔

درخواست دعا ۔ خاکسار کا لڑکا راشد حسین کچھ سالوں سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ احباب کی دعاؤں سے اب کافی افاقہ محسوس ہو رہا ہے۔ احباب دعا فرمائیں اللہ تعالیٰ اسے کامل و عاجل شفا عطا فرمائے نیز خاکسار بھی بعض پریشانیوں میں مبتلا ہے ان پریشانیوں سے نجات کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

(محمد حسین خادم مسجد مبارک۔ بو)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

احباب وقف جدید کی تحریک کو کامیاب بنائیں

"حقیقی دین حق کے ادیان باطلہ پر غالب آنے کا وقت قریب آ چکا ہے۔ دیکھنا یہ ہے کہ اس کامیابی کا سہرا کن خوش نصیب لوگوں کے سر ہوگا۔

بلاشبہ وہی سعادت مند لوگ اس انعام کے مستحق قرار پائیں گے جو اشاعت اسلام اور جماعت کی دینی تعلیم و تربیت کے لئے اپنے عزیز اموال اور اپنے قیمتی اوقات قلبی بشاشت کے ساتھ قربان کرنے میں فخر محسوس کریں گے۔

سیدنا حضرت مصلح موعود ۱۰ جنوری ۱۹۵۸ء کے خطبہ جمعہ میں وقف جدید کی تحریک کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"چند دنوں کی بات ہے اللہ تعالیٰ کی رحمت اترنے والی ہے۔ اب یہ ناممکن بات ہے کہ زیادہ عرصہ تک آسمان اپنی مدد کو روکے رکھے.....

.....اب میں سمجھتا ہوں مجھے یقین ہے کہ وہ وقت آگیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کی مدد آسمان سے اترے گی..... پس ہمت سے آگے بڑھو زیادہ سے زیادہ چندے لکھواؤ اور جو لوگ آنریری طور پر کام کر سکتے ہوں وہ اپنے آپ کو آنریری سیکرٹری بنالیں۔ اور شہر میں یا باہر جہاں کہیں جائیں وہاں احمدیوں سے مل کر یا غیر ہو تو قبول کریں ان سے مل کر زیادہ سے زیادہ چندہ دینے کی کوشش کریں۔ تاکہ ہمارا چندہ جلد سے جلد بارہ لاکھ روپے تک پہنچ جائے۔"

(الفضل ۱۶ جنوری ۱۹۵۸ء)

خاص طور پر انصار بھائیوں کی خدمت میں گزارش کی جاتی ہے کہ وہ اس مبارک تحریک میں ہر فرد جماعت کو شامل کرنے کی پوری پوری کوشش فرمائیں۔

زعماء انصار اللہ براہ کرم اپنی رپورٹیں معین تعداد و شمار کے ساتھ مرکز کو بھجوا دیا کریں۔

(قائد وقف جدید انصار اللہ مرکزیہ)

ضروری تصحیح

روزنامہ الفضل مورخہ ۲۸/۴/۸۱ میں دیگوں کے لئے عطایا ادا کرنے والے احباب کی ایک دعائیہ فہرست شائع ہوئی تھی۔ اس کے نمبر شمار ۷۹ پر سہو کتابت سے ایک معطی کا نام مکرم شیخ اقبال احمد صاحب سٹاف کالج روڈ کوئٹہ چھاؤنی شائع ہوا ہے جو درست نہیں۔ صحیح نام مکرم شیخ محمد اقبال صاحب کوئٹہ چھاؤنی ہے قارئین کرام اس کے مطابق تصحیح فرمالیں۔

روزنامہ الفضل مورخہ ۲۸/۴/۸۱ میں دیگوں کے لئے عطایا ادا کرنے والے احباب کی جو فہرست شائع ہوئی تھی۔ اس کے نمبر شمار ۱۳۲ پر مکرم شیخ احمد لطیف صاحب معہ بیگم فیکٹری ایریا فیصل آباد کی طرف سے دیگ کا عطیہ درج ہے فی الحقیقت مکرم شیخ صاحب موصوف نے معہ بیگم دو دیگوں کا عطیہ ادا فرمایا ہے۔ فجزاھم اللہ احسن الجزاء۔

قارئین کرام اس کے مطابق تصحیح فرمالیں۔ نظامت اس فروگذاشت کیلئے قارئین سے معذرت خواہ ہے۔

(ناظر ضیافت)

زمیندارہ دیہاتی مجالس انصار اللہ توجہ فرمائیں

گندم کی فصل برداشت ہو رہی ہے دیہاتی زمیندارہ مجالس کو چندہ کی ادائیگی میں سہولت ہے زعماء صاحبان سے گزارش ہے کہ احباب سے چندہ وصول کر کے مرکز ارسال فرمادیں۔ اللہ تعالیٰ احباب کے مالوں میں برکت بخشے آمین۔

(قائد مال مجلس انصار اللہ مرکزیہ)

۲۹ رمضان المبارک کی دعائیہ فہرست اور مجاہدین تحریک جدید

حسب سابق انشاء اللہ تعالیٰ اس سال بھی ۲۹ رمضان المبارک (یکم اگست ۱۹۸۱ء) کی دعائیہ تقریب میں تحریک جدید کے ان مجاہدین کی فہرست بغرض دعا حضور اقدس ایدہ اللہ کی خدمت میں پیش کی جائے گی۔ جنہوں نے اپنی موعودہ رقم مذکورہ تاریخ سے پہلے سو فیصد ادا فرمادی ہوگی۔

اپنے محبوب امام ایدہ اللہ تعالیٰ کی دعائیں حاصل کرنے کا یہ سنہری موقع ہے ہر احمدی کو اس سے پورا فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ ویسے بھی ماہ رمضان اور انفاق فی سبیل اللہ کا باہم گہرا تعلق ہے۔ سو کوشش کی جائے کہ اس مبارک مہینہ میں ہی اس فریضہ سے سبکدوش ہو کر دہرا ثواب حاصل کیا جائے۔ اللہ تعالیٰ شرف قبول بخشے۔ آمین۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

درخواست ہائے دعا

(۱) میرے پیارے دوست آغا نسیم احمد خان صاحب ابن آغا محمد عبداللہ خان صاحب جن کی "تبلیغ" سے آج سے پانچ سال قبل میں اور میرے اہل خانہ احمدیت میں داخل ہوئے۔ شدید بیمار اور موت و حیات کی کشمکش میں مبتلا ہیں۔ ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے دردمندانہ درخواست دعا ہے۔

(ایم ظہیر بیگ جیکب لائنز کراچی)

(۲) خاکسار کے لڑکے ناصر احمد سابق مینیجر نیشنل بنک نے بحالی ملازمت کیلئے اپیل کی ہوئی ہے۔ بہتری کے سامان پیدا ہونے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(غلام محمد نصیر ۱۶/۳ دارالیمن غربی ربوہ)

(۳) خاکسار ان دنوں کاروباری مشکلات سے دوچار ہے یکسر دوری کے لئے دعا کا ملتجی ہے (ملک مبارک احمد باغبانپورہ لاہور)

(۴) خاکسار کی دو بچیاں بعمر ۱½ سال و دو ماہ چند دنوں سے بیمار ہیں ان کی کامل صحت کے لئے درخواست دعا ہے

(نذر محمد خان مکان نمبر ۱۸ لیاقت مارکیٹ لاہور)

(۵) میری والدہ رشیم بی بی صاحبہ بیوہ میاں احمد دین صاحب آف ترگڑی کو فالج کا حملہ ہوا ہے ان کی کامل و عاجل صحت کے لئے درخواست دعا ہے۔

(حنیف احمد دارالفضل راہوالی ضلع گوجرانوالہ)

شکریہ احباب

میرے بڑے بھائی چوہدری عبدالرشید صاحب بھٹی رلدو چوہدری غلام غوث صاحب بھٹی ساکن ۱۱۵/D ایمپلائز کالونی فیصل آباد کی المناک وفات پر بہت سے دوستوں عزیزوں اور بھائیوں نے بذریعہ خطوط اور زبانی پیغام کے ذریعے میرے ساتھ ہمدردی کا اظہار کیا ہے۔ خاکسار فرداً فرداً جواب دینے سے قاصر ہے۔ لہذا بذریعہ اخبار تمام احباب کا شکریہ ادا کرتا ہوں جو کہ میرے ساتھ غم میں شریک ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر دے۔ آمین۔

(خالد محمود بھٹی ریجنل مینیجر
ریجنل ایمپلائمنٹ ایکسچینج لاہور)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

ضروری نوٹ :-

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کے منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں۔ کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی وصیت کے متعلق کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو پندرہ یوم کے اندر دفتر بہشتی مقبرہ کو اطلاع دیں۔

(سیکرٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۷۱۲ :-

میں مرزا ریحان احمد ولد مرزا محمود احمد صاحب قوم مغل پیشہ طالب علم عمر ۱۹ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن محمد نگر ضلع لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۱/۸۱ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کوئی نہیں ہے۔

اس وقت مجھے مبلغ چالیس روپے ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- مرزا ریحان احمد ۲۸-B/۱۱ محمد نگر لاہور۔

گواہ شد :- مرزا محمود احمد ولد مرزا محمد امین صاحب ۲۸-B/۱۱ محمد نگر لاہور۔

گواہ شد :- ملک عبدالمالک ولد ملک نجیب اللہ صاحب ۶/۶۹A محمد نگر لاہور۔

مسل نمبر ۲۴۷۱۳ :-

میں حفیظ احمد فیضی ولد محمد علی صاحب فیضی قوم سندھو جٹ پیشہ دکانداری عمر ۴۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اتحاد کالونی مغلپورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۱/۸۱ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

(۱) ایک عدد پختہ مکان مالیتی ۱۰,۰۰۰/- روپے واقع اتحاد کالونی مغلپورہ لاہور۔

اس وقت مجھے مبلغ تین صد روپے ماہوار بصورت دکانداری مل رہے ہیں میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا۔ اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- حفیظ احمد فیضی ولد محمد علی صاحب فیضی اتحاد کالونی مغلپورہ لاہور

گواہ شد :- نور الحق منظر ولد محمد عبدالحق صاحب مجاہد امریکہ مربی اطفال مغلپورہ لاہور

گواہ شد :- محمد انوار الحق ولد محمد عبدالحق صاحب مجاہد ناظم تربیت لاہور۔

مسل نمبر ۲۴۷۱۴ :-

میں حنیفاں بیگم زوجہ حفیظ احمد صاحب فیضی قوم سندھو جٹ پیشہ خانداری عمر ۳۸ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن اتحاد کالونی مغلپورہ لاہور بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۰/۱۱/۸۱ء میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

(۱) حق مہر بذمہ خاوند مبلغ ۲۰,۰۰۰ روپے

(۲) زیورات طلائی کانٹے ۱۰/۱ تولہ انگوٹھی ۱/۲ تولہ گلوبند ایک تولہ مالیتی چھ ہزار روپے

میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ :- حنیفاں بیگم زوجہ حفیظ احمد فیضی

گواہ شد :- نور الحق منظر ولد محمد عبدالحق مجاہد مربی اطفال مغلپورہ لاہور۔ وصیت نمبر ۱۷۳۲۸

گواہ شد :- حفیظ احمد فیضی فاؤنڈ موصیہ۔

مسل نمبر ۲۴۷۱۵ :-

میں عذرا خادم وڑائچ زوجہ چوہدری خادم حسین صاحب وڑائچ قوم وڑائچ پیشہ ملازمت عمر ۳۳ سال بیعت ۱۹۷۵ء ساکن سٹیلائٹ ٹاؤن سرگودھا بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۵/۸۱ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

(۱) حق مہر ۱۱,۰۰۰/- روپے بذمہ خاوند

(۲) زیور طلائی چوڑیاں ۱۰/۱ تولہ لاکٹ وغیرہ ۱/۲ تولہ مالیتی اندازاً مبلغ ۲۷,۰۰۰/- روپے۔

(۳) سکنی پلاٹ جمیل پارک سرگودھا ۱/۸ مرلے مالیتی ۵۰,۰۰۰/- روپے۔ (۴) سکنی پلاٹ الحمد مالک ۱/۸ مرلے مالیتی ساٹھ ہزار روپے

کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ ایک لاکھ اڑتالیس ہزار روپے

اس وقت مجھے مبلغ ۷۰/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

الامۃ :- عذرا خادم وڑائچ زوجہ خادم حسین وڑائچ ۶۹۹ سٹیلائٹ ٹاؤن سرگودھا۔

گواہ شد :- خادم حسین وڑائچ خاوند موصیہ۔

گواہ شد :- محمد دین انور سیکرٹری تحریک جدید سرگودھا۔

مسل نمبر ۲۴۷۱۶ :-

میں چوہدری منیر احمد خان ولد چوہدری رحمت خان صاحب قوم ڈٹھ پیشہ ملازمت عمر ۴۶ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن گجرات شہر بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۱۲/۸۱ء میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

(۱) مکان واقع محلہ شاہ حسین برقبہ ۶ مرلے مالیتی ۸۰,۰۰۰/- روپے۔

(۲) زرعی زمین ایک ایکڑ واقع موضع دھیر کے ملاں تحصیل و ضلع گجرات مالیتی ۵,۰۰۰/- روپے

اس وقت مجھے مبلغ ۲۲۵/- روپے ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱۰/۱ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوگی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد :- منیر احمد خان ولد رحمت خان چوہدری رحمت خان صاحب محلہ شاہ حسین امیر جماعت احمدیہ ضلع گجرات۔

گواہ شد :- محمد عیسیٰ خان ایڈووکیٹ سیکرٹری امور عامہ گجرات شہر۔

گواہ شد :- ملک بشارت احمد ربانی سابق ناظم انصار اللہ مولا داد کالونی ضلع گجرات۔

الفضل میں اشتہار دے کر اپنی تجارت کو فروغ دیں۔
(مینیجر الفضل)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

دیگوں کے لئے
عطایا ادا کرنے والے احباب

مندرجہ ذیل احباب اور بہنوں نے حضور ایدہ اللہ تعالیٰ کی جاری فرمودہ بابرکت و یادگار تحریک برائے ضرورت دیگیں میں شمولیت فرماتے ہوئے اپنا اپنا عطیہ بقدر ۲۰۰۰ روپے فی دیگ ادا فرما دیا ہے۔ جزاھم اللہ احسن الجزاء

اللہ تعالیٰ ان سب کی یہ قربانی اپنے فضل سے قبول فرمائے اور ان کے اموال اور اخلاص میں برکت بخشے آمین

دعا کی غرض سے ان کی نویں فہرست شائع کروائی جا رہی ہے۔ احباب جماعت سے ان سب کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (ناظر ضیافت ربوہ)

۱۷۵	لجنہ اماء اللہ مقامی ربوہ منجانب لجنات دارالصدر شمالی و دارالبرکات دارالیمن ربوہ	ایک دیگ
۱۷۶	ملک عبدالرب صاحب دارالرحمت غربی ربوہ منجانب مرحوم والدین	ایک "
۱۷۷	مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ	" "
۱۷۸	لجنہ اماء اللہ چک ۸۸ ج ب حسینانہ ضلع فیصل آباد	" "
۱۷۹	عملہ ایریا آفس شیٹ لائف انشورنس کارپوریشن فیصل آباد	" "
۱۸۰	چوہدری ناصر احمد صاحب ریٹائرڈ جنرل چک ۶۴۴ گ ب ضلع فیصل آباد منجانب والدہ محترمہ طالع بی بی صاحبہ	ایک تیار دیگ
۱۸۱	مکرم محمد امین خان صاحب ابن چوہدری ناظر علی خان صاحب چک ۲۰۰ ج کھیم سنگھ والا ضلع فیصل آباد	ایک دیگ
۱۸۲	چوہدری محمود احمد جان صاحب معہ اہل و عیال لنڈن	" "
۱۸۳	مکرم ڈاکٹر محمود الحسن صاحب راولپنڈی شہر	" "
۱۸۴	مکرم شریف احمد صاحب باقی کراچی	تین "
۱۸۵	لجنات اماء اللہ حلقہ جات زیادت ۱-۲-۳-۵-۷ کراچی	تین "
۱۸۶	ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب ساہیوال شہر	" "
۱۸۷	حکیم عبدالمجید صاحب اعوان گوجرانوالہ شہر	" "
۱۸۸	ملک محمد افضل صاحب منجانب والد ملک برکت علی صاحب مرحوم واہ کینٹ	ایک دیگ
۱۸۹	جماعت احمدیہ واہ کینٹ	ایک دیگ
۱۹۰	چوہدری منیر احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ لکھوکھار منجانب چوہدری یار خان صاحب مرحوم چکوال والے	" "
۱۹۱	مکرمہ زکیہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم شیخ قدرت اللہ صاحب سکھر	" "
۱۹۲	جماعت احمدیہ سکھر	" "
۱۹۳	مکرم چوہدری محمد یعقوب صاحب صادق آباد ضلع رحیم یار خان	" "
۱۹۴	مکرم میاں شریف احمد و میاں رفیق احمد صاحبان جھنگ	"
۱۹۵	جماعت احمدیہ چک ۵۸ جنوبی ضلع سرگودھا	" "

درخواست دعا

۱۔ خاکسار کا بھانجہ بعمر تین ماہ قریباً ایک ماہ سے بخار اور پیٹ کی تکلیف سے بیمار چلا آ رہا ہے۔ ایک ہفتہ سے مرض شدت اختیار کر گیا ہے۔ کمزوری بہت زیادہ ہو گئی ہے۔ احباب جماعت سے صحت کاملہ کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

(منیر احمد کارکن دفتر الفضل ربوہ)

۲۔ خاکسار کے ایک عزیز مکرم محمد ابراہیم صاحب پریم کوٹ ضلع گوجرانوالہ کا شاید آپریشن ہوا ہے۔ پتھری نکلی ہے۔ ابھی ایک اور آپریشن ہونا ہے۔ نیز کمزوری بہت زیادہ ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں صحت عطا فرمائے آمین

اللہ بخش کارکن دفتر الفضل ربوہ

ولادت

مکرم عبدالرشید ملک صاحب نمائندہ الفضل کراچی کی نومولود بچی کا نام سیدنا حضور ایدہ اللہ تعالیٰ نے عطیۃ الوہاب تجویز فرمایا ہے۔ احباب کرام سے نومولودہ کی درازی عمر اور والدین کے لئے قرۃ العین بننے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (منیجر الفضل)

دعائے مغفرت

خاکسار کے والد محترم حکیم عطاء الرحمٰن صاحب معلم وقف جدید ۱۲ اور ۱۳ جون کی درمیانی شب ایک بجے دل کا حملہ ہونے کی وجہ سے اچانک رحلت فرما گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون۔ والد صاحب مرحوم کی عمر ۵۷ سال تھی اور بفضلہ تعالیٰ موصی تھے۔ محترم صاحبزادہ مرزا طاہر احمد صاحب نے ۶ بجے شام جنازہ پڑھایا۔ اور از راہ شفقت جنازہ کو کندھا دیا۔ اور بہشتی مقبرہ میں تدفین کے بعد آپ نے دعا کروائی۔

احباب دعائے مغفرت فرمائیں۔ اللہ تعالیٰ مرحوم پر رحمتوں کی بارش فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔

(ابراہیم دفتر وقف جدید و صدر علوم فرقہ)

خدمت کی راہوں پر رواں دواں

دیرینہ خادم

مشہور دواخانہ رجسٹرڈ

(سابق میسرز حکیم نظام جان اینڈ سنز)

— ۰ گوجرانوالہ چوک گھنٹہ گھر

— ۰ ربوہ بالمقابل ایوان محمود

— ۰ ۱۷ سویٹ ہوم فیڈ ماڈل کالونی کراچی ۲۰

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

کرایہ کے لئے مکان خالی ہے

مکرم شیخ بشیر احمد صاحب مرحوم کے مکان بالمقابل الفیصل فلیٹ کا نصف حصہ ۳۰ جون کو خالی ہو رہا ہے۔ ضرورت مند احباب مجھ سے رابطہ قائم کریں۔

مرزا نعیم احمد ربوہ

بالتصویر لٹریچر

شوکت اسلام فی سینکڑہ ۱۰۰/- روپے

نصرت اسلام " " ۱۰۰/- "

پاکستان کے درخشندہ ستارے " ۲۰۰/- "

عبدالمالک ۱۱۵، علامہ اقبال روڈ۔ لاہور

یا ربوہ کے کتب فروشوں سے خرید فرمائیں۔

آنکھ کا آپریشن

بہت نازک معاملہ ہے

سفید موتیا	CATARACT
کالا موتیا	GLAUCOMA
ناخونہ	PTERYGIUM
گوہانجناں اور پپوٹوں کی گلٹیاں	STYES
آنکھ کا ناسور	EYE FISTULA
آنکھ کا پھولا	EYE ULCER
آنکھ کا زخم اور چوٹ	EYE INJURY

بغیر آپریشن ٹھیک ہو رہے ہیں۔ معائنہ مشورہ لٹریچر فری

کیور ہومیو کلینک (ڈاکٹر راجہ ہومیو) رجسٹرڈ

— پاکستان —

لاہور، کراچی، ہیڈ آفس گولبازار ربوہ فون ۶۰۶/۶۰۷

رمضان المبارک میں نور پور کا خالص مکھن گھی اور دودھ جمال بیکری سے طلب فرمائیں